© rasailojaraid.com

علم تفسیر پہلے مدوّن ہوا یا علم حدیث

از

(جناب خواجہ حافظ محمد علی شاہ صاحب)

(۲)

کشف الظنون میں پہلی اور دوسری تیسری صدی کی جن تفسیرات کا تذکرہ ہے ان کو بالاجمال والاختصار ہم ذکر کئے دیتے ہیں لیکن اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اسلامی علوم وفنون میں اول مدون علم تفسیر ہے۔ یا تفسیر مجاہد بن جبر اس علم کی اول واقدم تالیف ہے

صاحب کشف الظنون نے حروف معجم (ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز) کی ترتیب سے ۹۰ سے زائد تفسیر کی کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کے مختصر احوال بھی لکھے ہیں۔ ہم صرف صحابہ وتابعین واتباع تابعین کی کتب تفاسیر کا ایک مختصر سا نقشہ ترتیب دیتے ہیں اور یہ ترتیب ان تفسیری روایات کے ناقلین کی سنین وفات کے اعتبار سے قائم کرتے ہیں۔ اس نقشہ سے ایک ہی نظر میں بخوبی واضح ہو جائے گا کہ کس کی تفسیر (یا تفسیری روایات کے مجموعہ) کو تقدم بالشرف اور اولیت کی فضیلت حاصل ہے۔ ذکر سنین میں کمی زیادتی یا غلطی کی ذمہ داری ہم پر عاید نہیں کیونکہ سنین وفات میں اختلافات اتنے کثیر ہیں کہ ان کی تصحیح کے لئے کتب حوالہ جات کی طرف مراجعت نہ ہو سکی۔

یہ بات سب کو معلوم ہے کہ تفسیری روایات کے ان تمام مجموعوں اور مرتب شدہ کتابوں میں جس کی فہرست دی جا رہی اور تفصیل لکھی جا رہی ہے افسوس یہ ہے کہ کوئی ایک بھی اس وقت موجود نہیں لہذا تفسیر مجاہدؒ یا تفسیر ابن عباسؓ یا اور کسی صحابی وتابعی کی تفسیر پر اولیت واقدمیت کا حکم لگانا رجماً بالغیب نہیں تو اور کیا ہے۔

برخلاف صحف حدیث کے کہ احادیث نبوی کی جمع وتدوین کے باب میں تاریخی ثبوت کے علاوہ ایک کتاب (امام مالک کی مؤطا) اپنے وجود وشہرت کی وجہ سے اولیت واقدمیت کا سہرا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے سر باندھے ہوئے ہمارے سامنے موجود ہے۔

ذیل کی فہرست ملاحظہ کیجئے۔ اس میں تفسیر مجاہدؒ کا نمبر ہماری دی ہوئی ترتیب کے اعتبار سے چوتھا ہے اس بنا پر ان کی تفسیر اول واقدم نہیں ہوتی۔

حضرت مجاہد تابعی ہیں۔ اور یہ صحیح کہ کبار تابعین اور مبرزین مفسرین میں سے ہیں مگر جس طرح ان کی طرف منسوب شدہ تفسیر ان کی جمع کردہ نہیں اسی طرح (ہماری لکھی ہوئی فہرست میں) (۱) تفسیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۲) تفسیر الصحابہ رضی اللہ عنہم۔ (۳) اور تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ یہ ہر سہ کتب تفاسیر بھی ان مفسرین کی اپنی جمع کردہ نہیں۔ لہذا تابعی کی تفسیر سے پہلے۔ صحابی کی تفسیر کا اور اس سے بھی پہلے سرکار نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر کا مرتبہ ہونا چاہئے اور اسی کو اول واقدم تفسیر شمار کرنا چاہئے چاہے وہ بھی مرتب کی گئی ہو اور کوئی اس کا مرتب ہو۔ نہ کہ تفسیر مجاہدؒ کو۔ (نوٹ) علاوہ ازیں اس بارے میں کہ کون سی تفسیر اور کس کی تفسیر اول مرتب ہوئی۔ بکثرت اختلاف نظر آتا ہے۔ ابن خلکان کی رائے یہ ہے کہ اسلام میں سب سے پہلی تفسیر ابن جریج نے مدون کی جو کہ سنہ ھ میں اسلام لائے اور سنہ ۱۵۰ھ میں وفات پائی[1]

(۱) تفسیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ صاحب کشف الظنون نے اس کے متعلق امام ثعلبی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انھوں نے اس تفسیر کا بعض حصہ اس کے مصنف (ابو الحسن محمد بن قاسم فقیہ) سے سنا اور باقی کی اجازت حاصل کی (کشف الظنون جلد اول ص ۳۱۵ و ص ۳۱۶)

(۲) تفسیر الصحابہ رضی اللہ عنہم۔ ابو الحسن محمد بن قاسم فقیہ کی تالیف کردہ۔ اس کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ میں نے یہ پوری تفسیر اس کے مصنف سے پڑھی ہے۔ ج ۱ ص ۳۱۱۔

(۳) تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ اس کے متعلق صاحب کشف الظنون نے صرف دو لفظ لکھے ہیں کہ مختصر ہے اور مخلوط ہے (یعنی کلام پاک کی آیات کے ساتھ ممزوج تفسیر ہے) اس کے علاوہ

---

[1] بعض علماء کا خیال ہے کہ عبد الملک بن مروان کے زمانۂ خلافت میں اس کی استدعا پر ابن جبیر نے فن تفسیر میں کتاب لکھی جو اس فن کی پہلی کتاب ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور کچھ نہیں لکھا۔ ج ۱ ص ۳۰۴

(۴) تفسیر مجاہد (ص ۳۱۴ و ص ۳۱۵)

مجاہد نام ۔ ابو الحجاج کنیت، باپ کا نام جبیر ۔ مکی ہیں ۔ سنہ ۱۰۱ھ یا سنہ ۱۰۲ھ یا سنہ ۱۰۳ھ یا سنہ ۱۰۴ھ میں علی اختلاف الاقوال وفات پائی ۔

ان کے کئی طریقے ہیں ۔ (۱) ابن ابی نجیح متوفی سنہ ۱۳۱ھ ۔

(۲) ابن جریج متوفی سنہ ۱۵۰ھ

(۳) لیث متوفی سنہ ۱۷۵ھ

(۵) تفسیر ضحاک متوفی سنہ ۱۰۵ھ

(۶) تفسیر عوفی ۔ یعنی محمد بن سعد بن محمد بن حسن عوفی ۔ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں (بحوالہ ثعلبی) ص ۳۱۲

(۷) تفسیر حسن بصری ۔ متوفی رجب سنہ ۱۱۰ھ ۔ ص ۳۰۵

(۸) تفسیر یزید بن ہارون سلمی تابعی متوفی سنہ ۱۱۷ھ بحوالہ ابو الخیر ۔

(۹) تفسیر قتادہ بن دعامہ یعنی ابن السدوسی ۔ ان کے کئی طریقے ہیں ۔ ایک طریق (۱) خارجہ بن مصعب سرخسی کا ہے ۔ (خارجہ نے اپنی طرف سے بھی اس میں قریباً ایک ہزار احادیث زیادہ کی ہیں) دوسرا طریق ۔ (۲) شیبان بن عبد الرحمٰن نحوی کا ہے اور تیسرا طریق (۳) معمر کا ۔

(۱۰) تفسیر عطاء بن ابی رباح سنہ ۱۱۴ھ ۔ بحوالہ ثعلبی

(۱۱) تفسیر عطاء بن دینار ۔ سنہ ۱۲۶ھ ۔

(۱۲) تفسیر اسماعیل سدی کبیر (تفسیر السدی علی طریق الروایۃ) ۔ متوفی سنہ ۱۲۷ھ ص ۳۱۰

(۱۳) تفسیر عطاء بن ابی مسلم الخراسانی ۔ متوفی سنہ ۱۳۵ھ ۔ بحوالہ ثعلبی

(۱۴) تفسیر زید بن اسلم العدوی المدنی ذی الحجہ سنہ ۱۳۶ھ

(۱۵) تفسیر کلبی ۔ محمد بن سائب ۔ سنہ ۱۴۶ھ ۔ ان کے بھی چند طرق ہیں ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱) طریق محمد بن فضل - (۲) طریق یوسف بن بلال - (۳) طریق حبان اور یہ سب حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

(۱۶) تفسیر شعبہ بن حجاج بصری - وفات سنہ ۱۶۰ھ

(۱۷) تفسیر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی شیخ البخاری ص ۲۱۱

(۱۸) تفسیر فریابی - محمد بن یوسف وفات سنہ ۲۱۲ھ - بحوالہ ثعلبی علامہ سیوطیؒ نے اس کا اختصار لکھا اور انتخاب کیا۔ ص ۲۱۱

(۱۹) تفسیر ضحاک بن مزاحم ہلالی ص ۲۱۱ - ان کے کئی طریقے ہیں۔ (۱) طریق جویبر یعنی ضحاک کے شاگرد جویبر ان سے روایت کرتے ہیں اور یہ ایک مبسوط کتاب ہے۔ (۲) طریق علی بن الحکم۔ (۳) طریق عبید بن سلیمان باہلی۔ (۴) طریق روق بن عطیہ بن حارث۔

(۲۰) تفسیر شبلی بن عباد مکی - بحوالہ ثعلبی۔

(۲۱) تفسیر عبد بن حمید بن نصر کشی سنہ ۲۴۹ھ۔

(۲۲) تفسیر عکرمہ عن ابن عباسؓ۔

(۲۳) تفسیر مسیب بن شریک - ص ۳۱۵ بحوالہ ثعلبی

(۲۴) تفسیر مقاتل بن حیان۔

(۲۵) تفسیر مقاتل بن سلیمان سنہ ۱۵۰ھ۔

نوٹ (۱) مقاتل بن حیان کے دو طریقے ہیں۔ (۱) طریق ثعلبی۔ (۲) طریق ابو عصمہ المروزی۔

(۲) یہ دونوں مقاتل بن حیان اور مقاتل بن سلیمان ۳۰ آدمیوں سے روایت کرتے ہیں۔ جن میں ۱۲ تابعی ہیں۔ ص ۳۱۵

(۳) اس تمام تفصیل سے یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ ان حضرات تابعین کرام و تبع تابعین عظام نے کوئی تفسیر کی کتاب حدیث کے رسائل و کتب کی طرح خود تالیف و تصنیف کی تھی۔ اور اگر تسلیم کرلیا جائے کہ ان حضرات نے تفسیر میں تالیفات کی ہیں اور مذکورہ تمام تفسیریں ان کی مؤلفہ ہیں تو یہ بالکل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ظاہر ہے کہ آج ان میں سے کوئی تفسیر بھی موجود نہیں صرف تفسیری روایات ہیں جو تبع تابعین اور اس طبقہ کے بعد علماء نے اپنی کتب ہائے تفسیر میں ذکر کی اور نقل کی ہیں یا ان کو مستقل کتاب کی صورت میں مرتب کر دیا گیا ہے۔

یہ صحیح کہ حضرت مجاہدؒ تابعین مفسرین میں پہلی صدی ہجری کے بعد وفات پانے والے ہیں۔ خیر القرون کی شمولیت اور تقدم وفات کی وجہ سے آپ کو تقدم بالا ولیت کا شرف حاصل اور آپ ہر طرح لائق استناد ہیں۔

لیکن تابعین مفسرین کی اسی جماعت میں پہلی صدی ہجری کے اندر وفات پانے والے کئی حضرات ہیں۔ جن میں مرہ ہمدانی۔ ابو العالیہ اور سعید بن جبیر کا نام لیا جا سکتا ہے اس پر مزید یہ کہ یہ تینوں بھی حضرت ابن عباسؓ کے تلامذہ و اصحاب میں سے ہیں۔ مرہ ہمدانی نے ۷۶ھ سے قبل وفات پائی۔ ابو العالیہ کا انتقال ۹۰ھ میں ہوا اور سعید بن جبیر ۹۵ھ میں شہید ہوئے۔
اگر حضرت مجاہد کی تقدم وفات سے تفسیر مجاہد کا فن تفسیر کی پہلی کتاب ہونا اور اس اعتبار سے علم تفسیر کا اول مدون ہونا ثابت ہو سکتا ہے تو مذکورہ بالا ہر سہ اصحاب کی تفسیر کا مرتبہ حضرت مجاہد کی تفسیر سے اول ہونا چاہئے۔

علاوہ ازیں حضرت ابن عباسؓ یا کسی دوسرے مفسر صحابی کی تفاسیر اور تفسیری روایات بدرجۂ اولیٰ اس کی مستحق ہیں کہ ان کو اول التفاسیر اور اقدم التفاسیر کہہ سکیں۔ چاہے وہ کسی زمانہ میں مرتب کی گئی ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ کی تفسیری روایات کا مجموعہ مرتب شدہ موجود ہے اور آپ وفات کے اعتبار سے بھی ان سب سے مقدم ہیں کیونکہ آپ کی وفات ۶۸ھ میں ہوئی۔ اور حضرت مجاہد۔ مرہ ہمدانی ابو العالیہ اور سعید بن جبیر کے استاذ و شیخ بھی ہیں یہ چاروں اصحاب تفسیر کتاب اللہ کے بارے میں جو کچھ کہتے ہیں وہ تمام تر حضرت ابن عباسؓ ہی سے نقل کرتے ہیں لہٰذا ان سب میں ہر حیثیت سے تفسیر ابن عباسؓ کو تقدم و اولیت کا شرف ہوگا نہ کہ تفسیر مجاہد کو جیسا کہ بعض علماء مصر کا خیال ہے واللہ اعلم بالحق والصدق والصواب والیہ المرجع والمآب۔

© rasailojaraid.com